جمعہ 15 نومبر 2002ء 9 رمضان 1423 ہجری- 15 نبوت 1381 ہش جلد 52-87 نمبر 261

رمضان میں انفاق فی سبیل اللہ

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں تو آپ کی سخاوت پہلے سے بھی بڑھ جایا کرتی تھی اور آپ تیز ہواؤں سے بھی زیادہ جودوسخا کیا کرتے تھے۔

(صحیح بخاری کتاب بدء الوحی حدیث نمبر5)

تیسری بات جو (دین) کا رکن ہے وہ روزہ ہے- روزہ کی حقیقت سے بھی لوگ ناواقف ہیں- اصل یہ ہے کہ جس ملک میں انسان جاتا نہیں اور جس عالم سے واقف نہیں اس کے حالات کیا بیان کرے- روزہ اتنا ہی نہیں کہ اس میں انسان بھوکا پیاسا رہتا ہے بلکہ اس کی ایک حقیقت اور اس کا اثر ہے جو تجربہ سے معلوم ہوتا ہے- انسانی فطرت میں ہے کہ جس قدر کم کھاتا ہے اسی قدر تزکیہ نفس ہوتا ہے اور کشفی قوتیں بڑھتی ہیں- خدا تعالیٰ کا منشا اس سے یہ ہے کہ ایک غذا کو کم کرو اور دوسری کو بڑھاؤ- ہمیشہ روزہ دار کو یہ مدنظر رکھنا چاہئے کہ اس سے اتنا ہی مطلب نہیں ہے کہ بھوکا رہے بلکہ اسے چاہئے کہ خدا تعالیٰ کے ذکر میں مصروف رہے تاکہ تبتل اور انقطاع حاصل ہو- پس روزے سے یہی مطلب ہے کہ انسان ایک روٹی کو چھوڑ کر جو صرف جسم کی پرورش کرتی ہے دوسری روٹی کو حاصل کرے جو روح کی تسلی اور سیری کا باعث ہے اور جو لوگ محض خدا کے لئے روزے رکھتے ہیں اور نرے رسم کے طور پر نہیں رکھتے انہیں چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور تسبیح اور تہلیل میں لگے رہیں جس سے دوسری غذا انہیں مل جاوے-

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 102)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں تازہ رپورٹ

محترم صاحبزادہ مرزا مسرور احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی تحریر کرتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں 13 نومبر 2002ء کی اطلاع یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور کی صحت بہتری کی طرف مائل ہے- فزیوتھراپی کا عمل جاری ہے- دل کی حالت بھی تسلی بخش ہے- شوگر اور بلڈ پریشر کنٹرول میں ہیں- الحمدللہ

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی کامل اور جلد شفایابی کیلئے دعاؤں' صدقات اور نوافل کا سلسلہ جاری رکھیں- مولا کریم حضور ایدہ اللہ کو جلد صحت کاملہ سے نوازے- آمین

دعا کرتا ہوں اے میرے یگانہ — نہ آوے ان پہ رنجوں کا زمانہ
نہ چھوڑیں وہ ترا یہ آستانہ — مرے مولیٰ! انہیں ہر دم بچانا

وقف جدید کی دعائیہ فہرست

احباب جماعت کو علم ہے کہ ہر سال 29 رمضان المبارک کو حضور انور کی خدمت اقدس میں پیش کی جانے والی دعائیہ فہرست میں چندہ وقف جدید کا وعدہ ادا کرنے والوں کی فہرست بھی پیش کی جاتی ہے- حسب سابق امسال بھی یہ فہرست بغرض دعا حضور انور کی خدمت میں پیش کی جائیگی- لہٰذا جملہ امراء اضلاع' صدران جماعت' سیکرٹریان وقف جدید نیز سیکرٹریان مال سے درخواست ہے کہ 27 رمضان المبارک تک وقف جدید کا مکمل چندہ ادا کرنے والوں کی فہرستیں دفتر وقف جدید میں بھجوا کر ممنون فرمائیں-

(ناظم وقف جدید)

نصرت جہاں اکیڈمی کا اعزاز

خدا تعالیٰ کے فضل سے امسال نصرت جہاں انٹر کالج کو سوئمنگ کے میدان میں بہت نمایاں کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں- اکتوبر میں فیصل آباد بورڈ کے تحت جھنگ میں منعقد ہونے والے سالانہ سوئمنگ مقابلہ جات میں ہمارے کالج نے چیمپئن شپ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا- ہمارے چھ کھلاڑی فیصل آباد بورڈ کی طرف سے آل پاکستان انٹر بورڈ مقابلہ جات جو کہ 3 تا 4 نومبر کو منعقد ہوئے میں شامل ہوئے- ہمارے کھلاڑیوں نے شاندار کارکردگی دکھائی اور 61 پوائنٹس کے ساتھ آل پاکستان سوئمنگ چیمپئن شپ جیتنے کا اعزاز حاصل کیا- جبکہ دوسرے نمبر پر آنے والی کراچی بورڈ کی ٹیم نے 37 پوائنٹس حاصل کئے- ہمارے کالج کے ایک کھلاڑی طاہر احمد ملک (فرسٹ ائیر) ابن مکرم محمد اسماعیل صاحب نے اس ٹورنامنٹ میں اعلیٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انفرادی طور پر 39 پوائنٹس حاصل کر کے آل پاکستان بہترین تیراک کا اعزاز حاصل کیا- ٹیم میں شامل دوسرے کھلاڑیوں کے نام یہ ہیں- نوید احمد خالد' غالب احمد' اسامہ' قاسم عمر' بلال احمد' ظافر احمد- اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مبارک کرے اور آئندہ کامیابیوں کا سلسلہ جاری رکھے- آمین

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

تاریخ احمدیت

منزل بہ منزل

مرتبہ ابن رشید

دین اور انسانیت کی خدمت کا سفر

1947ء (12)

6 نومبر — تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان 6 نومبر کو چنیوٹ میں قائم کر دیا گیا ملک بھگوان داس کی بلڈنگ الاٹ ہوئی۔

نومبر — مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا لاہور میں عارضی دفتر قائم کیا گیا۔

11 نومبر — حضرت مرزا غلام نبی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

12 نومبر — حضور نے مجاہدین کشمیر کے لئے جرابوں، سویٹروں، بوٹوں بنیانوں اور بھاری کمبلوں کی خاطر تحریک فرمائی۔

12 نومبر — حضور نے درویشان قادیان کے لئے ایک مکتوب میں زریں ہدایات تحریر فرمائیں۔

13 نومبر — تقسیم ہند سے قبل برصغیر میں جماعت کی 18 درسگاہیں تھیں جن میں 6 قادیان میں تھیں۔ حضور نے فرمایا کہ موسم گرما کی تعطیلات کے بعد مرکزی درسگاہوں کو پاکستان میں جاری کر دیا جائے۔ چنانچہ 10 نومبر کو جامعہ احمدیہ اور مدرسہ احمدیہ کے اساتذہ قادیان سے لاہور آئے اور 13 نومبر سے دونوں ادارے لاہور میں جاری کر دیئے گئے۔ جگہ کی تنگی کے باعث ان کو پہلے چنیوٹ اور پھر دو ماہ بعد احمد نگر منتقل کر دیا گیا۔ اور ان کو مشترک کر دیا گیا جس کے سربراہ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب مقرر ہوئے۔

13 نومبر — حضرت مولانا شیر علی صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات۔ آپ مخلص ترین رفقاء میں سے تھے قرآن کریم کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا۔

14 نومبر — حضرت مرزا محمد اشرف صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی وفات

16 نومبر — قادیان سے آخری کنوائے لاہور پہنچا۔ اور جس کے ساتھ قادیان کی اکثر احمدی آبادی پاکستان پہنچ گئی۔ اس قافلہ میں حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب بھی تھے۔

قادیان میں حضرت مولانا عبدالرحمان صاحب جٹ امیر مقامی اور مرزا ظفر احمد صاحب ناظر اعلیٰ مقرر ہوئے۔ اس دن سے قادیان میں عہد درویشی کا آغاز ہوا اور قریباً 313 احمدی قادیان میں اقامت پذیر ہو گئے۔ ان میں 11 رفقاء مسیح موعود تھے۔ درویشوں سے قادیان کی حفاظت اور وفاداری کا عہد لیا گیا۔

18 نومبر — حضور نے احمدی مہاجرین کے معاشی اور تنظیمی مسائل حل کرنے کے لئے پنجاب اور سرحد کی طرف چار وفود بھجوائے جو ایک ماہ تک مصروف عمل رہے۔

21 نومبر — حضور نے جماعت کو قرآن کریم سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی ترغیب دلائی نیز اپنے دیگر خطبات میں فرمایا کہ محبت قادیان کے جذبہ کو اپنے مقصد میں روک نہ بننے دو۔

30 نومبر — حضور نے کشمیر کے معاملہ پر صلح کی نامناسب شرائط کے خلاف احتجاجی بیان دیا۔

رمضان المبارک کا ادب و احترام

(سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

یہ مہینہ وہ مبارک مہینہ ہے۔ جس میں قرآن کریم کے نزول کی ابتدا اتائی جاتی ہے اور جس میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دوبارہ سارے کا سارا قرآن جتنا نازل ہو چکا ہوتا جبریل کے ذریعہ نازل ہوتا تھا۔ گویا یہ مہینہ قرآن کریم سے خاص خصوصیت رکھتا ہے۔ پس اس مہینہ کا ادب واحترام ہر مسلمان کیلئے ضروری ہے۔ اور ہر ایک مومن کا فرض ہے کہ ان ایام کو خداتعالیٰ کی ہدایت کے ماتحت خرچ کرے۔

دیکھو بعض صداقتیں۔ بعض فرائض اور بعض ذمہ داریاں ہمیشہ ہی انسان کے ساتھ لگی رہتی ہیں لیکن ان کے ظہور کے خاص اوقات بھی ہوتے ہیں۔ ماں باپ کا ادب کرنا ہمیشہ ہی انسان کا فرض ہے۔ اور ماں باپ سے محبت کرنا ہمیشہ ہی انسان کا فرض ہے۔ اور ماں باپ سے محبت کرنا ہمیشہ ہی بچہ کے لئے ضروری ہے۔ لیکن یہ بات فطرتاً انسانوں میں پائی جاتی ہے۔ اور جو کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتی۔ یہ بھی ہر وقت انسانوں میں یکساں طور پر نہیں پائی جاتی۔ ایک باپ یا ماں جب بچے کے سامنے ہوتی ہے۔ اس وقت جو ادب اور محبت بچہ کے دل میں پیدا ہوتی ہے وہ ہر وقت نہیں ہوتی۔ وہ ادب جو اس وقت ظاہر ہوتا ہے جب ماں باپ سامنے ہوتے ہیں اور وہ محبت جو اس وقت پیدا ہوتی ہے جب ماں باپ پاس ہوں وہ اور رنگ کی ہوتی ہے۔ اور جب وہ سامنے نہ ہوں۔ اس وقت ادب اور محبت اور رنگ کی ہوتی ہے۔ اس حالت کو دیکھ کر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ دوسرے وقت میں ماں باپ کی محبت اور ادب نہیں ہوتا۔ ہوتا ہے لیکن یہ قدرتی بات ہے کہ جب ماں باپ سامنے ہوں۔ تو ان کی محبت اور ادب زیادہ ہو۔ یہی حال اللہ تعالیٰ کے تعلق کا ہے۔ ہر وقت بندہ پر خداتعالیٰ کی اطاعت فرض ہے۔ لیکن بعض دن ایسے ہوتے ہیں۔ جن میں خداتعالیٰ اسی طرح بندہ کے قریب ہو جاتا ہے۔ جس طرح ماں باپ بچہ کے سامنے آ جاتے ہیں۔ ان دنوں میں بندہ کو اطاعت اور فرمانبرداری میں اسی طرح زیادتی کرنی چاہئے جس طرح ماں باپ کے سامنے آنے سے ان کے ادب اور محبت میں زیادتی ہوتی ہے۔ آخر ایسا زمانہ تو بندہ پر کبھی نہ آئے گا کہ خداتعالیٰ کو ان مادی آنکھوں سے دیکھ سکے۔ خدا خدا ہی ہے اور بندہ بندہ ہی ہے جب انسان ان آنکھوں سے خداتعالیٰ کی ساری مخلوق کو بھی نہیں دیکھ سکتا تو خداتعالیٰ کو کہاں دیکھ سکے گا۔ پس انسان خواہ کتنی ہی ترقی کر جائے۔ جسمانی آنکھوں سے خداتعالیٰ کو نہیں دیکھ سکے گا۔ ہاں روحانی آنکھوں سے دیکھے گا اور اس میں ترقی کرتا جائے گا۔ اب اگر کوئی یہ سمجھے کہ چونکہ خداتعالیٰ کی جسمانی رویت حاصل نہیں ہو سکتی۔ اس لئے وہ کیفیت کس طرح پیدا ہوتی ہے۔ جو ماں باپ کے سامنے آنے سے اس کے دل میں ان کی محبت اور ادب کے متعلق پیدا ہو سکتی ہے تو وہ نادان ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رویت روحانی آنکھوں سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔ اور اس سے ایسا ہی تغیر انسان میں پیدا ہوتا ہے۔ جیسا ماں باپ کو جسمانی آنکھوں کے سامنے دیکھنے سے اور اگر کوئی انسان روحانی آنکھوں سے خدا کو نہیں بھی دیکھ سکتا تو بھی اس میں یہ تغیر پیدا ہونا چاہئے دیکھو آخر ایک نابینا کے دل میں بھی ماں باپ کی محبت اور ادب کا جوش پیدا ہوتا ہے یا نہیں۔ ایک نابینا بچہ کبھی ماں باپ کو نہیں دیکھ سکتا۔ لیکن جب اسے ان کی آواز آتی ہے یا دوسروں سے سنتا ہے کہ ماں باپ پاس بیٹھے ہیں تو کیا اس کے دل میں ویسی ہی محبت جوش نہیں مارتی جیسی آنکھوں سے ماں باپ کو دیکھنے والے کے دل میں جوش مارتی ہے پس وہ شخص جسے یہ مقام حاصل نہیں کہ روحانی آنکھوں سے خداتعالیٰ کو دیکھ سکے اسے یہ مقام تو حاصل ہے کہ دوسروں سے خداتعالیٰ کے متعلق سن سکے اس لئے یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اگر کسی میں ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کا ایمان ہو۔ تو بھی رمضان کے ایام میں اس کے دل میں وہی کیفیت پیدا ہونی چاہئے۔ جو روحانی آنکھوں سے خداتعالیٰ کو دیکھنے والے کے قلب میں پیدا ہوتی ہے۔ اور جو ایسی ہی کیفیت ہے۔ جیسی بچہ کے سامنے ماں باپ کے آنے پر اس کے دل میں پیدا ہوتی ہے۔

پس میں اپنی جماعت کو ان ایام کی طرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں کہ وہ ان میں دوسرے ایام کی نسبت دینی احکام کا ادب اور احترام بہت زیادہ کریں۔ اور ان میں خداتعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں دوسرے ایام کی نسبت بڑھ جائیں۔

(خطبات محمود جلد 10 ص 101)

28 نومبر — حضور نے مسئلہ فلسطین پر معرکۃ الآراء مضمون لکھے اور اسرائیل کے قیام کو روس

11 نومبر — امریکہ اور برطانیہ کی پرانی سازش کا نتیجہ قرار دیا۔

نومبر — تحریک جدید انجمن احمدیہ پاکستان کا قیام

نومبر — نصرت گرلز مڈل و ہائی سکول قادیان لاہور میں جاری کیا گیا۔

پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

درود شریف کی برکات، فوائد اور لازوال اہمیت

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو۔ کیونکہ اس دن ملائکہ حاضر ہوتے ہیں

پروفیسر راجا نصر اللہ خان صاحب

اللہ تعالیٰ سورۃ احزاب آیت 57 میں فرماتا ہے: یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایماندارو تم بھی اس (نبی کریمؐ) پر درود بھیجو اور نہایت اخلاص سے سلام بھیجو"۔

گویا اللہ تعالیٰ نے پہلے اپنا اور اپنے فرشتوں کا عمل بیان فرمایا کہ وہ حبیب پاکؐ پر درود بھیجتے ہیں اور پھر تمام مومنوں کو حکم دیا کہ وہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود اور سلام بھیجا کریں۔ گویا درود شریف کو تمام اذکار میں یہ امتیاز اور شان حاصل ہے کہ خدائے بزرگ و برتر، اس کے تمام فرشتے اور تمام مومن اس پر عمل پیرا رہتے ہیں۔

ہدیہ شکر گزاری

اللہ تعالیٰ کے درود بھیجنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر لحظہ قرب اور درجات میں بڑھاتا چلا جاتا ہے اور مومنوں کے درود و سلام بھیجنے میں یہ مفہوم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کرتے رہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے درجات اللہ تعالیٰ کے حضور بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں نیز وہ حضرت سرور کائناتؐ کے احسانات اور التفات کو یاد کر کے بطور شکر گزاری آپؐ پر درود بھیجتے رہیں۔ اس نکتہ کو حضرت مسیح موعود یوں بیان فرماتے ہیں:

"آپؐ کے اعمال خدا کی نظر میں اس قدر پسندیدہ تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کے لئے حکم دیا کہ آئندہ لوگ شکر گزاری کے طور پر (آپؐ پر) درود بھیجیں۔"

(اخبار الحکم جلد 7 نمبر 25)

جمعہ کے دن درود

سنن ابی داؤد میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مجھ پر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو۔ اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے تو وہ درود اس کے فارغ ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔"

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی الاستغفار)

درود شریف کی برکات

اللہ تعالیٰ کا اپنے بندوں پر یہ عظیم احسان و انعام ہے کہ جن احکام اور عبادات کا انہیں حکم دیتا ہے ان کے نتیجہ میں اپنے فرمانبردار بندوں کو بے پناہ ثواب اور برکات و فوائد بھی عطا کرتا ہے۔

ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے۔ آپؐ کے چہرہ مبارک سے خوشی اور مسرت کے آثار ظاہر ہو رہے تھے تو آپؐ نے فرمایا کہ میرے پاس (ابھی ابھی) جبرئیل آئے اور کہا آپؐ کے پروردگار نے فرمایا ہے کہ اے محمدؐ کیا تم اس بشارت سے خوش نہ ہو گے کہ تمہاری امت میں سے جو شخص بھی تم پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا میں اس پر دس بار بھیجوں گا اور تمہاری امت میں سے جو شخص بھی تم پر ایک مرتبہ سلام بھیجے گا تو میں دس مرتبہ اس پر سلامتی بھیجوں گا"۔

(ابوداؤد کتاب الصلوٰۃ باب فی الاستغفار)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی دوسرے کی دعا کی حاجت نہیں لیکن۔ اس میں ایک نہایت عمیق بھید ہے........ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر فیضان حضرت احدیت کے بے انتہا ہیں اس لئے درود بھیجنے والوں کو جو ذاتی محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے برکت چاہتے ہیں بے انتہا برکتوں سے بقدر اپنے جوش حصہ ملتا ہے۔"

(مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ 25'24)

باعث شفاعت

حضرت ابوالدرداء نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کر رہے گی۔"

(مسند احمد جلد 4 ص108)

قرب رسولؐ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "قیامت کے دن میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جس نے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجا ہوگا"

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 ص108)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ اس حدیث مبارکہ کے ضمن میں فرماتے ہیں۔

"پس درود پر بہت زور دینا چاہئے۔ دن رات درود کا ورد رہنا چاہئے۔ باتیں اور بھی ہو رہی ہوں تو زبان پر درود ہی رہنا چاہئے۔"

(الفضل 15 فروری 2000ء)

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:-

"سبحان اللہ اس سرور کائنات کے حضرت احدیت میں کیا ہی اعلیٰ مراتب ہیں اور کس قسم کا قرب ہے کہ اس کا محب خدا کا محبوب بن جاتا ہے اور اس کا خادم ایک دنیا کا مخدوم بنایا جاتا ہے........ افاضہ انوار الٰہی میں محبت اہل بیت کو بھی نہایت عظیم دخل ہے اور جو شخص حضرت احدیت کے مقربین میں داخل ہوتا ہے وہ انہی طیبین طاہرین کی وراثت پاتا ہے"۔

(براہین احمدیہ حصہ چہارم)

پرندوں کی دلجوئی

"حیات قدسی" حصہ چہارم صفحہ 36-35 پر حضرت مولانا غلام رسول راجیکی صاحب نے ایک واقعہ قلمبند فرمایا ہے۔ یہ اس زمانہ کی بات ہے جب آپ قادیان میں حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے شہر والے مکان کے ایک کمرہ میں مقیم تھے اور حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول کے ارشاد کے تحت ایک نادر عربی کتاب کا قلمی نسخہ تیار کرنے پر مامور تھے۔ حضرت راجیکی صاحب کی قیام گاہ کے برابر کمرہ کے برآمدہ میں دو جنگلی کبوتروں نے انڈے دے رکھے تھے۔ ایک دن خاکروب نے صفائی کے دوران گھونسلے کو توڑ پھوڑ دیا اور اس طرح انڈے گر کر ٹوٹ گئے۔ آگے حضرت راجیکی صاحب کے اپنے الفاظ میں یہ داستان غم سنئے:-

"میں اس وقت کتابت میں مشغول تھا۔ جب کبوتروں نے گھونسلے کو ویران اور انڈوں کو ٹوٹا ہوا دیکھا تو دردناک آواز کے ساتھ پھڑ پھڑانا شروع کر دیا........ میں اپنا قلم روک کر ان کی طرف متوجہ ہوا اور بچشم اشکبار ان کے غم میں شریک ہو گیا۔ میں دیر تک سوچتا رہا کہ ان بے زبان پرندوں کی دلجوئی کس طرح کروں لیکن کوئی صورت نظر نہ آئی۔ آخر مجھے یہ خیال آیا کہ درود شریف چونکہ قبول شدہ دعا ہے اس لئے اگر میں اسے اس نیت سے پڑھوں کہ اس کا ثواب اللہ تعالیٰ بجائے مجھے پہنچانے کے ان پرندوں کی تسلی کی صورت میں عطا فرمائے تو ہو سکتا ہے کہ ان بے زبانوں کی کچھ غمخواری ہو سکے۔ چنانچہ میں نے اس نیت سے درود شریف پڑھنا شروع کیا تو ان پرندوں کی بے تابی دور ہو گئی اور وہ آرام کے ساتھ بیٹھ گئے"۔

قبولیت دعا کا لازمہ اور گر

حضرت غلام رسول صاحب راجیکی اپنی کتاب "حیات قدسی" حصہ پنجم کے صفحہ 143 پر درود شریف کے متعلق فرماتے ہیں:-

"امت کی یہ دعا جو کہ درود شریف کے الفاظ میں پیش کی گئی ہے اور جو خدا تعالیٰ کے امر اور ارشاد کے ماتحت مانگی جاتی ہے ایک قبول شدہ دعا ہے اور اس کی قبولیت کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بشارت بھی دی گئی۔"

حضرت عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ "دعا آسمان اور زمین کے درمیان رکی رہتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ تک اس کا کوئی حصہ بھی نہیں پہنچتا یہاں تک کہ تم اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود بھیجو۔ (تب دعا قبول کی جاتی ہے)۔

ساری دعاؤں کا بدل

ترمذی شریف کی حدیث ہے۔ حضرت ابی بن کعب انصاریؓ اپنا ایک واقعہ بیان کرتے ہیں:-

"ایک دن میں نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ میں اپنی دعا کے وقت ایک بڑا حصہ حضورؐ پر درود بھیجنے میں صرف کرتا ہوں۔ بہتر ہو کہ حضورؐ ارشاد فرما دیں کہ میں اپنی دعا کے وقت میں سے کس قدر حصہ حضورؐ پر درود بھیجنے میں مخصوص کر دوں۔ حبیب پاکؐ نے فرمایا جتنا چاہو۔ میں نے عرض کیا ایک چوتھائی؟ فرمایا جتنا چاہو۔ اگر اس وقت میں اضافہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ نصف حصہ؟ فرمایا جتنا چاہو۔ اگر اس میں اضافہ کرو تو تمہارے لئے اور بھی بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا کہ آئندہ میں اپنی دعا کا سارا وقت حضورؐ پر درود کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس صورت میں تمہاری ساری ضرورتیں اور مرادیں پوری ہوں گی اور سب گناہ معاف ہو جائیں گے۔

قابل رشک تقلید

حضرت مفتی محمد صادق اس حدیث کے متعلق بیان کرتے ہیں:-

"یہ حدیث پڑھ کر مجھے بھی پرزور خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی ایسا ہی کروں۔ چنانچہ ایک روز جب کہ میں قادیان آیا ہوا تھا اور (بیت) مبارک میں حضرت مسیح موعود کی خدمت میں حاضر تھا۔ میں نے عرض کیا کہ میری یہ خواہش ہے کہ میں اپنی تمام خواہشوں اور مرادوں کی بجائے اللہ تعالیٰ سے درود شریف ہی کی دعا مانگا کروں۔ حضور نے اس پر پسندیدگی کا اظہار فرمایا اور تمام حاضرین سمیت ہاتھ اٹھا کر اس وقت میرے لئے دعا کی۔ تب سے میرا اس پر عمل ہے کہ اپنی تمام خواہشوں کو درود کی دعا میں شامل کر کے اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہوں اور یہ قبولیت دعا کا ایک بہت بڑا ذریعہ میرے تجربہ میں آیا ہے۔"

(رسالہ درود شریف طبع جدید ص138)

حضرت مسیح موعود حضرت اقدس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کرتے ہیں:-

ہر کسے اندر نماز خود دعائے مے کند
من دعاہائے بروبار تو اے باغ و بہار

باقی صفحہ 6 پر

رمضان المبارک، صدقات وخیرات کا مہینہ

روزہ نیکیوں کو اختیار کرنے کا نام ہے، بھوکا پیاسا رہنا ایک علامت ہے

ڈاکٹر محمد احمد اشرف صاحب

رمضان المبارک نیکیوں کا مہینہ ہے۔ ایک ایسا مہینہ جس میں انسان کو ہر ایک قسم کی نیکی اختیار کرنے کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ اسی لئے تو قرآن کریم اس مہینے کی نسبت فرماتا ہے کہ یہ وہ مبارک مہینہ ہے جس کے بارے میں قرآن کریم نازل کیا گیا ہے۔ قرآن کریم کی بیان کردہ ہر ایک اچھی بات اس مہینے میں اپنے پورے جوبن پر پہنچ جاتی ہے۔ اور اگر کوئی روزہ دار اس حوالے سے رمضان المبارک کی اہمیت کو سمجھے بغیر محض بھوکا پیاسا رہنے کو روزہ سمجھتا ہے تو وہ بہت بڑی غلطی کرتا ہے۔ کیونکہ اسی بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ:۔

''جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے اجتناب نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی بھی ضرورت نہیں ہے۔ (یعنی اس کا روزہ رکھنا بےکار ہے)۔ (صحیح بخاری کتاب الصوم)

اس حدیث نبوی سے صاف پتہ چلتا ہے کہ روزہ دراصل نیکیوں کو اختیار کرنے کا نام ہے اور بھوکا پیاسا رہنا ایک علامت ہے اس بات کی کہ اگر ہم خدا تعالیٰ کے حکم کی اطاعت میں جائز چیزوں کو ترک کر سکتے ہیں تو ناجائز اور حرام چیزوں کی طرف جانے سے کیوں نہیں رک سکتے۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر غور کرنے سے یہ بات بڑی صفائی سے عیاں ہو جاتی ہے کہ حضورؐ اس مہینے میں اپنی نیکیوں کو معراج تک پہنچا دیتے تھے۔ اور نہ صرف خود کوشش کرتے بلکہ اپنے عزیزوں اور گھر والوں کو بھی اس طرف توجہ دلاتے۔

غریبوں کی مدد اور صلہ رحمی کا مہینہ

غریبوں کی مدد کرنا اور صلہ رحمی کرنا اس مہینے کی دو خاص نیکیاں ہیں۔ جب کوئی شخص خود بھوکا پیاسا رہتا ہے تو وہ بھوک کی تکلیف سے بہت اچھی طرح روشناس ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں طبعی طور پر اس کا دل اپنے غریب بھائی کی مدد کی طرف مائل ہوتا ہے روزہ اس حوالے سے بھی نیکیاں کمانے کا مہینہ ہے۔

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو روزہ افطار کروائے اسے روزہ رکھنے والے کے برابر ثواب ملے گا لیکن اس سے روزہ دار کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی''۔ (جامع ترمذی کتاب الصوم)

روٹی غریب کو دے دو

ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے میں اس کثرت سے صدقات وخیرات نکالتے تھے کہ اس کی مثال ایک تند و تیز ہوا سے دی جا سکتی ہے۔ آپ سے بڑھ کر اس مہینے کی حقیقت کو اور کون سمجھ سکتا تھا اس لئے آپ کا یہ عمل اس بات کی علامت ہے کہ آپ دیگر نیکیوں کے ساتھ ساتھ اس مہینے کو غریبوں کی خدمت کا مہینہ بھی سمجھتے تھے۔ اور آپ کے غلاموں نے بھی آپ سے یہی طرز عمل سیکھے تھے۔

''حضرت امام مالک بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ ایک دن روزے سے تھیں کہ آپؓ سے ایک غریب عورت نے سوال کیا۔ گھر میں سوائے ایک روٹی کے اور کچھ نہیں تھا۔ حضرت عائشہؓ نے اپنی خادمہ سے کہا کہ وہ روٹی اس غریب عورت کو دے دو۔ خادمہ نے جواب دیا کہ آپ کے لئے کوئی اور چیز موجود نہیں ہے آپ کس چیز سے روزہ افطار کریں گی۔ آپؓ نے خادمہ سے کہا تم وہ روٹی اس غریب عورت کو دے دو۔ چنانچہ خادمہ نے ایسا ہی کیا۔ جب شام ہوئی تو آپ کے کسی عزیز نے یا کسی اور شخص نے بکری کا کچھ گوشت بطور تحفہ بھجوا دیا۔ آپؓ نے اس خادمہ کو بلا کر فرمایا۔ لو کھاؤ! یہ تمہاری روٹی سے کہیں بہتر ہے۔

(موطا امام مالک باب الترغیب فی الصدقۃ)

نیکی اور خیرات کو عام کرنے کی مہم

یہ وہ حقیقی روح ہے روزے کی جسے ہر ایک روزہ دار کو پیش نظر رکھنا چاہئے کیونکہ درحقیقت رمضان کی روح انہی نیکیوں کا قیام ہے۔ اسی مضمون کے متعلق جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''رمضان کا مہینہ ہے۔ غریبوں کو کھانا کھلانے کے دن ہیں۔ کھانے میں بھی انسان بہت سی فضول خرچیاں کرتا ہے اور سب سے زیادہ فضول خرچی وہ نہیں کہ اچھا کھانا کھائے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اچھے کھانے اپنے بندوں ہی کی خاطر پیدا کئے ہیں۔ فضول خرچی میں یہ سمجھتا ہوں کہ اچھا کھانا ہو یا برا کھانا بچا ہوا چھوڑ دے اور ڈسٹ بن میں چلا جائے ......

خوراک کی کمی انسان کا بنایا ہوا مسئلہ ہے۔ اللہ کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ انسان کی خساتیں ایک طرف اور اس کی فضول خرچیاں دوسری طرف۔ ان دونوں کے درمیان یہ خوراک کے مسائل ہیں۔ جہاں دل کھول کر خوراک غریبوں کو دینی چاہئے وہاں ہاتھ روک لیتے ہیں۔ جہاں اپنے اوپر بچت سے خرچ کرنا چاہئے وہاں ہاتھ کھول دیتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان بنی نوع انسان مارے جا رہے ہیں۔ تمام بنی نوع انسان کے بھوکے ان مصیبتوں کا شکار ہیں۔ تو ہمیں ہر رمضان میں ایک مہم چلانی چاہئے جو نیکی اور خیرات کو عام کرنے کی مہم ہو۔ اس رمضان المبارک میں یہ مہم بھی چلائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا فیض پہنچائے۔

(خطبہ جمعہ یکم جنوری 1999ء)

حضور انور کی اس ہدایت کی روشنی میں اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے کہ ہم اس رمضان کو اس اعتبار سے معراج تک پہنچا دیں۔

عاجزانہ التجاء

اے خدائے ذوالمنن اے شافیٔ مطلق خدا
آئے ہیں در پر ترے ہے عاجزانہ التجا

ہاتھ ہیں اٹھے ہوئے تیری طرف' مولا کریم
اور سر سجدوں میں ہیں رکھے ہوئے' مولا کریم

آج ہم ہیں مضمحل اور دل ہیں مرجھائے ہوئے
بھیک ہم ہیں مانگتے در پر ترے آئے ہوئے

خدمتِ دین متیں کا تو نے سونپا جس کو کام
مستعد ہو کر بجا لاتا رہا بااہتمام

ہاتھ میں ہم ہاتھ دیکر اس کے ساتھ آگے بڑھے
ہر کٹھن منزل کو طے کرتے ہوئے آگے بڑھے

ان دنوں بیمار ہے یہ تیرا عاشق اے خدا
تو شفاؤں کا ہے مالک دے اسے کامل شفا

دن ہو یا کہ رات ہو ہم مانگتے ہیں یہ دعا
اے خدا اب اک نمونہ اپنی قدرت کا دکھا

تجھ کو سب قدرت ہے حاصل اے مرے رب الوریٰ
اے میرے رب الوریٰ - ہاں اے میرے رب الوریٰ

احمدی بیگم

مرتبہ: صفدر نذیر صاحب گولیکی

تحریک وقف جدید اور خدائی افضال

خدا نے ہر چندہ دینے والے پر غیر معمولی انعامات کئے

بچہ تندرست ہو گیا

ایک مرتبہ ملک صلاح الدین صاحب مؤلف کتب رفقاء احمد وقف جدید کا چندہ لینے کشمیر گئے۔ ایک گھر میں پہنچے چندے کا مطالبہ کیا۔ احمدی دوست کی مالی حالت اچھی نہیں تھی اور اس دن ان کا بچہ بھی بیمار تھا اور اس کے پاس اتنی پونجی نہ تھی کہ اپنے بچے کا علاج کروا سکیں۔

ملک صاحب کے وقف جدید کے چندے کے ذکر پر انہوں نے معذرت کی اندر سے ان کی اہلیہ محترمہ یہ سب باتیں سن رہی تھیں۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ مرکز قادیان سے دوست چندہ لینے آئے ہیں اس لئے جو کچھ بچے کے علاج کے لئے رقم ہے وہ چندہ میں دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس مالی قربانی کے عوض ایسا فضل فرمایا کہ بچے کو تندرست کر دیا۔

فصل اچھی ہو گئی

رحیم یار خاں کے ایک علاقہ میں مرکز ربوہ سے وقف جدید کے چندہ کے لئے گئے۔ ایک زمیندار کو ملے۔ تو معلوم ہوا کہ ان کی زمین سیم کی وجہ سے خراب ہو گئی ہے اور فصل بھی اچھی نہیں تھی۔ چندہ دینے کے لئے کہا تو انہوں نے اپنے حالات بتائے۔ مرکزی نمائندے نے کہا کہ اپنی ضروریات کس طرح پوری کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا قرض اٹھا کر یا درخت بیچ کر وغیرہ۔ مرکزی نمائندہ نے کہا جب آپ اپنی ضروریات زندگی پوری کر رہے ہیں تو مرکز کی ضروریات بھی پوری کرنی چاہئیں۔ انہیں یہ بات سمجھ آ گئی اور انہوں نے چندہ ادا کر دیا۔ اگلے سال جب پھر وفد مرکز سے چندہ لینے کیلئے گیا تو وہی دوست بڑے خوش اخلاقی سے ملے اور شکریہ ادا کیا کہ توجہ دلانے پر جو چندہ وقف جدید ادا کیا تھا اس کی برکت سے میری فصل بہت اچھی ہوئی ہے۔ میرے حالات بہت بہتر ہو گئے ہیں۔

تنخواہ مل گئی

محترمہ رشیدہ افتخار صاحبہ دارالعلوم شرقی ربوہ کہتی ہیں کہ میں پرائمری ٹیچر ہوں۔ ہماری تنخواہ گزشتہ کئی ماہ سے رکی ہوئی تھی۔ مرکز کے نمائندگان کی تحریک پر میں نے دو سو روپے چندہ وقف جدید کی ادائیگی کے لئے دیئے چند دن گزرے کہ مجھے میری دو ماہ کی تنخواہ مل گئی۔ جب کہ ایک سو روپے کی ادائیگی کرنے والے ٹیچرز کی ایک ایک ماہ کی تنخواہیں آئیں۔ میں خدا کے اس احسان پر بہت خوش تھی۔

ایک سو کے بدلہ پانچ ہزار

محترمہ امتہ القیوم صاحبہ دارالرحمان نے بتایا کہ مرکز سے نمائندگان وقف جدید جب چندہ وقف جدید کے لئے میرے پاس آئے تو میرے پاس گھر میں صرف دو سو روپے تھے مالی حالت ان دنوں خراب تھی میں نے ان دو سو روپے میں سے ایک سو روپیہ ان کو دے دیا اور دل میں خاصی شرمندہ تھی کہ خدا کے حضور پیش کرنے کیلئے صرف ایک سو روپیہ دیا ہے نمائندگان کے جانے کے چند گھنٹے بعد مجھے اطلاع آئی کہ میرے بھائی نے پانچ ہزار روپیہ میرے لئے بطور تحفہ بھجوائے ہیں یہ سن کر میری بیٹی مجھے کہنے لگی کہ اگر ہم دو سو روپے ہی اللہ کی راہ میں دے دیتے تو اللہ تعالیٰ ہمیں دس ہزار روپے بھجواتا۔

سونے کا کنگن مل گیا

محترمہ طاہرہ امتیاز صاحبہ دارالصدر غربی ربوہ بتاتی ہیں کہ ان کی مالی حالت خراب تھی، چندہ جات کی ادائیگی کے لئے رقم نہ تھی، انہوں نے اپنی سونے کی انگوٹھی فروخت کر کے چندہ وقف جدید کی ادائیگی کر دی چند دن بعد انہیں اطلاع آئی کہ ان کی کویت میں مقیم بہن نے ان کے لئے سونے کا کنگن تحفتاً بھجوایا ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں اپنے مولا کے اس احسان پر اس کی بہت شکر گزار ہوں۔

چندہ بڑھا کر دینے کی برکت

محترمہ زکیہ مظفر صاحبہ دارالعلوم شرقی ربوہ کہتی ہیں کہ چندہ وقف جدید بڑھانے کی تحریک پر میں نے ایک ہزار روپے کا اضافہ کر دیا۔ جب کہ میری ساتھی ٹیچر نے پانچ سو روپے اضافہ کیا ہم دونوں کا ایک ہی گریڈ تھا۔ ایک جتنی ہی تنخواہ تھی۔ کچھ ہی عرصہ بعد میری تنخواہ میں پانچ سو روپے کا اضافہ ہو گیا اور ریٹائر منٹ تک اس ساتھی ٹیچر سے میری تنخواہ پانچ سو روپیہ زائد رہی میں سوچا کرتی کہ یہ وہ پانچ سو روپے ہیں جو میں نے ایک بار اپنی ساتھی ٹیچر سے زائد اللہ کی راہ میں پیش کئے تھے۔

الفضل کی اشاعت بڑھانے کی طرف توجہ کریں

اگر ایک علم کی بات بھی مل جائے تو قیمت وصول ہو گئی

سیدنا حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ 27 دسمبر 38ء کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا:-

روزنامہ الفضل سلسلہ احمدیہ کی طرف سے شائع ہونے والے اخبارات میں سے سب سے مقدم الفضل ہے مگر مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہماری جماعت اخبارات اور لٹریچر کی اشاعت کی طرف اتنی متوجہ نہیں جتنا متوجہ ہونے کی ضرورت ہے اتنی وسیع جماعت میں جو سارے ہندوستان میں پھیلی ہوئی ہے اور جس کی سینکڑوں انجمنیں ہیں صرف دو ہزار کے قریب الفضل کی خریداری ہے حالانکہ اتنی وسیع جماعت میں الفضل کی اشاعت کم از کم پانچ سات ہزار ہونی چاہئے۔ ایک علمی اور مذہبی جماعت میں ''الفضل'' کی اس قدر کم خریداری بہت ہی افسوسناک ہے یورپ میں لوگوں کو اخبارات پڑھنے کی اتنی عادت ہوتی ہے کہ ایک آدمی دو دو تین تین اخبارات ضرور خریدتا ہے حتیٰ کہ غریب مزدور کے ہاتھ میں بھی ایک دو اخبار ضرور ہونگے۔ مگر ہمارے آدمی اس وقت تک اخبار خریدنے کے لئے تیار نہیں ہوتے جب تک اس کا ہر مضمون ان کی دلچسپی کا موجب نہ ہو۔ اور اگر کوئی خریدتا بھی ہے تو وہ پڑھ کر کہہ دیتا ہے کہ ایک دو مضمون ہی اچھے ہیں باقی اخبار میں تو کوئی کام کی بات ہی نہیں۔ گویا ان کے نزدیک اخبار شروع سے لے کر آخر تک ان کی مرضی کے مطابق ہونا چاہئے۔ حالانکہ ولایت میں میں نے دیکھا ہے۔ لوگ اخبار خریدینگے اور اس میں سے کوئی ایک خبر اپنے مذاق کی پڑھ لیں گے۔ مثلاً فلاں جگہ گھوڑ دوڑ ہے۔ لوگوں کو اتنے بجے پہنچ جانا چاہئے۔ اور پھر یہ خبر پڑھتے ہی اخبار پھینک دیں گے۔ اسی طرح جاتے جاتے ریل میں یا ٹرام میں ہر شخص اخبار خریدے گا اور پھر گھوڑ دوڑ اور کرکٹ کے میچ کی خبر پڑھ کر یا گھوڑ دوڑ یا کرکٹ کے میچ کے نتیجہ پر نظر ڈال کر اخبار چھوڑ دیں گے۔ یہی عورتوں کا حال ہے وہ بھی اخبار خریدتی ہیں اور سوسائٹی میں گپ شپ کے لئے کسی پارٹی کی خبر ہوئی تو وہ پڑھ لیتی ہیں یا کوئی شادی کی خبر ہوئی تو دیکھ لیتی ہیں۔ اسی طرح موت کی خبر پڑھ لیتی ہیں اور باقی اخبار کو دیکھتی بھی نہیں۔ اس کے مقابلہ میں جو سیاسی آدمی ہیں وہ صرف سیاسی خبریں پڑھتے ہیں اور باقی اخبار چھوڑ دیتے ہیں۔ اور اگر کوئی ایسا شخص ہو جسے اور کوئی ضروری کام نہ ہو تو وہ مضمون پڑھنے لگ جاتا ہے لیکن ہمارے لوگ اس بات کے عادی ہیں کہ ایک آنہ میں سے جب تک وہ پانچ پیسے کی خبریں نہ نکال لیں ان کی تسلی نہیں ہوتی۔ ان کی مثال ایسی ہی ہے جیسے ہمارے ہاں ایک جاہل شخص ہوا کرتا تھا۔ حضرت خلیفہ اولؓ اس کے بہت پیچھے پڑے رہتے تھے کہ تو نمازیں پڑھا کر اور آپ چاہتے تھے کہ اسے کچھ نہ کچھ دین کی واقفیت ہو جائے حضرت مسیح موعود کا ایک بہت پرانا خادم تھا اس کا وہ بھتیجا تھا۔ ایک دفعہ وہ بازار سے آٹھ آنے کا گھی لایا جو بلا کھا گیا اسے پتہ لگا تو اس پر جنون سوار ہو گیا اور وہ لٹھ لے کر بلے کے پیچھے پیچھے بھاگا یہاں تک کہ اس لٹھ سے اس نے بلے کو مارا اور چھری سے اس کا پیٹ چاک کر کے اس کی انتڑیوں میں سے گھی نچوڑ کر رکھ لیا۔ کسی نے پوچھا کہ سناؤ گھی مل گیا وہ کہنے لگا۔ آدھ سیر کی بجائے دس چھٹانک گھی نکلا ہے۔ ہمارے یہ دوست بھی اخبارات سے دس چھٹانک گھی ہی نکالنا چاہتے ہیں۔ اور خواہش رکھتے ہیں کہ ایک آنہ خرچ کر کے انہیں پانچ پیسے کی خبریں مل جایا کریں۔ حالانکہ اگر کسی کو علم کی ایک بات بھی اخبار سے مل جاتی ہے تو اسے سمجھ لینا چاہئے۔ کہ اس کی قیمت اسے وصول ہو گئی۔ بلکہ ایک بات کیا اگر کام کی اسے ایک سطر بھی مل جاتی ہے تو اسے سمجھنا چاہئے کہ ایک آنہ کی اس کے مقابلہ میں حیثیت ہی کیا ہے۔

(الفضل 18 نومبر 60ء)

ننھا مجاہد

خاکسار ایک مرتبہ پشاور شہر کے وعدہ جات وقف جدید لینے کے لئے گیا۔ ایک گھر میں گئے، ان سے وعدہ جات لکھوانے کو کہا اہل خانہ نے اپنے وعدہ جات 5 روپے ہر وعدہ کے ساتھ زائد کر کے لکھوائے۔ ان کا ایک بیٹا تھا اس کے 10 روپے لکھے ہوئے تھے۔ میں نے کہا کہ اپنے بیٹے کو کم از کم ننھے مجاہد کی صف میں لائیں اور 100 روپیہ لکھوائیں والد محترم نے کہا بس جو لکھوا دیا وہ ٹھیک ہے۔ اتنے میں بچہ جو سب باتیں سن رہا تھا سامنے آیا اور کہا کہ انکل آپ میرا نام ننھے مجاہد میں لکھیں اور 110 روپے میرا وعدہ ہو گا۔ اور ساتھ ہی 100 روپیہ ہمیں دے دیا ان کے والد صاحب حیران ہو گئے اور مسرت سے ان کی آنکھوں سے آنسو آ رہے تھے۔ کیونکہ بچے نے اپنی عیدی کی رقم چندہ میں لکھوائی اور ساتھ ہی دے بھی دی۔

عطیہ خون اور عطیہ چشم

عظیم خدمات میں شامل ہیں

شکیل احمد ناصر صاحب

ولیم ہاروے 1578ء تا 1657ء

جس کی دریافتوں نے طب کی دنیا میں انقلاب برپا کر دیا

ولیم ہاروے 1578ء میں انگلینڈ میں پیدا ہوا- ولیم کا باپ ملکہ الزبتھ کے خوشحال دور حکومت کا کامیاب تاجر تھا- ہاروے نے 1597ء میں انیس سال کی عمر میں کیمبرج یونیورسٹی سے بی اے کی ڈگری حاصل کی- اس کو بہترین ڈاکٹر بننے کی تمنا تھی- چنانچہ اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے اس نے شمالی اٹلی کی پیڈاؤ یونیورسٹی کا طویل اور تکلیف دہ سفر اختیار کیا- اس قدیم یونیورسٹی میں تدریسی آزادی اور سائنسی دریافت کی جو مشعل روشن تھی اس کی کشش اس زمانے کے یورپ کے چند بہترین ذہنوں کو وہاں کھینچ لائی تھی- اس کے استاد (Hieronymus Fabricius) ہائرونیمس فیبریسیس نے علم الابدان میں بڑی شہرت حاصل کی تھی- اس کا دعویٰ تھا کہ وہ کتابوں سے نہیں بلکہ اپنے بڑی محنت سے کئے ہوئے مشاہدے اور بار بار آزمائی ہوئی ہتھا تقطیع (مراد انسانی جسم کی چیر پھاڑ) کی مدد سے پڑھاتا ہے-

ہاروے کو 1602ء میں طب کی سند ملی جس میں اس کی بہترین علمی استعداد کا خصوصی طور پر ذکر تھا- اس کے پیڈاؤ کے قیام کے دوران گیلیلیو بھی وہاں استاد تھا- طالب علموں کی بڑی تعداد زمین کی گردش اور ٹوٹے ہوئے تاروں کے قوانین کے بارے میں اس کے زور دار لیکچر سننے کے لئے جوق در جوق آتی تھی- شاید ہاروے کی تخلیقی صلاحیتوں کو گیلیلیو سے جلا ملی- کیونکہ اس سے فطرت کے ان رازوں کو بے نقاب کرنے کے لئے جو اس کے تجسس کے لئے مہیز تھے تحقیقات شروع کرنے کے لئے صبر نہیں ہو رہا تھا-

ہاروے کی طبی خدمات

تقریباً پچاس برس کی تحقیقاتی زندگی کے دوران ہاروے نے چند ایسی تحقیقات پیش کیں جو آئندہ طب کے طور طریقوں میں انقلاب لانے والی تھیں- ان میں سے اہم ترین نظام دوران خون کی صحیح تشریح اور اس تشریح کو تجربات کی مدد سے ثابت کرنا ہے- 1628ء میں اس نے انہی امور پر مشتمل ایک واضح، مختصر، بلیغ کتاب قلب اور خون کی حرکت کے بارے میں تشریح الابدان کا قاعدہ Anatomical Exercise on the Motion of the heart and blood شائع کی جو طب کی تاریخ میں سنگ میل کا درجہ رکھتی ہے-

لیکن اور بہت سی جدید سائنسی دریافتوں کی طرح ہاروے کی کاوشوں کو بھی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا- وہ سمجھتا تھا کہ بحث مباحثے سے کچھ حاصل نہیں ہوتا اس لئے وہ ہر اعتراض کا جواب نرمی سے لیکن باوقار استدلال سے دیتا تھا اور ان سے درخواست کرتا تھا کہ وہ اس کے تجربات کو دوہرا کر خود دیکھ لیں-

نظام دوران خون کی دریافت

ہاروے کو نظام دوران خون کی دریافت اور صحیح تشریح کے لئے بہت محنت کرنی پڑی وہ مختلف قسم کے جانوروں کی چیر پھاڑ کر کے گھنٹوں بڑے صبر سے ان کے خون کی نالیوں کے نظام کا مطالعہ اور آپس میں موازنہ کیا کرتا تھا- ان جانوروں میں گھونگے، جھینگے، بام مچھلی، مینڈک اور چوزوں کے جنین شامل تھے- اس کو ان تمام جانوروں کے دل کے سکڑنے اور خون کی نالیوں میں خون بھیجنے کے طریقے میں مماثلت نظر آئی- اس نے دیکھا کہ دل عضلات پر مشتمل ہے- پھر اس نے بڑے غور سے اس کے سکڑنے کی وجہ اور نوعیت کا مشاہدہ کیا- اس نے شریان کو انگلی سے دبا کر دیکھا کہ دل کے سکڑنے سے شریانوں میں جانے والے خون کا دباؤ بڑھتا ہے اور نبض چلتی محسوس ہوتی ہے- اگر شریان کی نبض کی فی منٹ رفتار معلوم ہو جائے تو دل کے دھڑکنے کی رفتار کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے- یہ معمولی سی دریافت طب کے آئندہ طور طریقوں میں انقلاب لانے والی تھی- تشخیص کا بنیادی عمل اس سے پہلے اس بنیادی تصور سے عاری تھا-

ممالیہ جانوروں پر تجربات

اس کے بعد ہاروے نے جس طرف توجہ کی وہ پہلے سے بھی زیادہ مشکل کام تھا- اب وہ ممالیوں کے چار خانوں والے دل اور نالیوں کے ذریعے خون کے راستے کا تعین کر رہا تھا- بالآخر تجربہ گاہ میں جانوروں پر کئے گئے ایک بڑے طویل اور مشقت طلب مطالعے کے بعد دوران خون کا ایک نظام اس نے متعین کر ہی لیا- اس نظام کا خلاصہ درج ذیل ہے- دل کے اندر واقع والو کی ساخت ایسی تھی کہ ایک وقت میں خون ایک سمت ہی میں بہہ سکتا تھا- دل کے وینٹریکل (Ventricle) نامی نچلے بائیں خانے سے خون پھیپھڑوں کی شریانوں کے ذریعے پھیپھڑوں میں جاتا اور پھر پھیپھڑوں کی وریدوں کے ذریعہ واپس دل کی اوپری دائیں ایٹریم (Atrium) میں آ جاتا تھا- یہ دورانیہ تب مکمل ہوتا تھا جب دو بڑی وریدوں (Caval) کے ذریعہ خون دل کے دائیں نچلے خانے (Right ventricle) میں آ کر نئے دورانیہ کے لئے تیار ہوتا تھا-

عملی تجربات

یہ بات ثابت کرنے کے لئے کہ خون کے لئے بار بار دل کی طرف پلٹنا لازمی ہے اس نے خون کی اس مقدار کا اندازہ لگایا جو دل کے ہر مرتبہ سکڑنے پر دل سے خارج ہوتی ہے- نبض یا حرکت قلب کی فی منٹ رفتار معلوم کرنے کے بعد اس نے تخمینہ لگایا تو معلوم ہوا کہ ہر آدھے گھنٹے کے بعد دل سے خارج ہونے والے خون کی مقدار جسم میں موجود کل خون کی مقدار سے زیادہ ہو جاتی ہے- ہاروے نے یہ دکھانے کے لئے کہ دل میں خون وریدوں کے ذریعے واپس جاتا ہے- بازو کی ایک نمایاں ورید کو سختی سے انگلی سے دبایا- اس میں اتنی طاقت استعمال کی گئی تھی کہ دوران خون رک گیا۔ دباؤ کے مقام کے نیچے خون اکٹھا ہونے کی وجہ سے ورید پھول گئی- انگلی کو جیسے جیسے اس ورید کے ساتھ ساتھ بازو کے والو کی طرف حرکت دی گئی تو دیکھنے میں آیا کہ بازو سے اوپر جانے والا خون واپس نیچے نہیں آتا- وریدوں کے والو خون کا بہاؤ صرف ایک سمت میں یعنی دل کی طرف رکھتے ہیں-

تحقیقات کا تباہ کر دیا جانا

1631ء میں ہاروے، بادشاہ چارلس اول کا (جس کو 1649ء میں سزائے موت ملی) ڈاکٹر بنا دیا گیا- 1642ء میں خانہ جنگی کے دوران سیاسی وابستگی کی بناء پر ہاروے کو بادشاہ اور اس کے درباریوں کے ہمراہ لندن چھوڑنا پڑا- اس کی غیر موجودگی میں انقلابیوں نے اس کے گھر پر حملہ کیا اور نہایت بیدردی سے اس کے وہ تمام نمونے اور یادداشتیں تباہ کر دیں جو چالیس سال کے غور و فکر اور تحقیق کا نتیجہ تھے- کیڑے مکوڑوں کی پیدائش کے بارے میں ہاروے نے بہت تفصیلی کام کیا تھا مگر افسوس سائنس کی دنیا اس سے ہمیشہ کے لئے محروم ہو گئی-

افزائش نسل اور جنینی ارتقاء

سیاسی جلاوطنی کے زمانے میں ہمت ہارنے کی بجائے اس نے افزائش نسل اور جنینی ارتقاء کے عمل کے بارے میں ایک نئی تحقیق شروع کر دی- جس میں اس کو اس زمانے سے بڑی دلچسپی تھی جب وہ پیڈاؤ میں پڑھتا تھا- ہاروے نے کئی حاملہ ہرنیوں کی چیر پھاڑ کی لیکن کسی میں اسے دو ماہ سے کم عمر کا جنین نہیں مل سکا- دراصل جنسی خلیے (Sex cells) اور دو ماہ سے کم عمر کے جنین اتنے چھوٹے ہوتے ہیں کہ ان کو بغیر خردبین کے دیکھا نہیں جا سکتا- سچ تو یہ ہے کہ دو صدی سے بھی زیادہ عرصے کے بعد ماہرین حیاتیات نے بہترین خردبینوں کی مدد سے ہاروے کے سوالوں کے جواب تلاش کئے-

ہاروے نے اپنی تقریباً نصف سے زائد زندگی جانوروں کی افزائش نسل کے مسائل سے زور آزمائی میں صرف کر دی- اس کی کتاب ''جانوروں کی افزائش نسل کے بارے میں قواعد'' Exercises on the Generation of Animals 1651ء میں شائع ہوئی اور فوراً ہی ہاتھوں ہاتھ بکنے لگی- اس کتاب کی اصل اہمیت یہ تھی کہ اس کو پڑھ کر لوگوں کو افزائش نسل کے ان پہلوؤں میں دلچسپی پیدا ہوئی جن پر ارسطو کے زمانے سے کوئی کام نہیں ہوا تھا- اس کتاب کے مقالے میں ہاروے نے ایک مرتبہ پھر مستقبل کے سائنسدانوں کے لئے مشاہدے اور تجربے کی ضرورت پر زور دیا- ہاروے کی سائنس کے لئے سب سے بڑی خدمت دراصل یہ تھی کہ انسانی جسم کے حسب معمول اور غیر معمولی افعال کے بارے میں تمام جدید تصورات اس کے طریق کار یعنی انتھک تجربات اور جاں فشاں مشاہدے کے نتیجے میں عمل میں آئے-

(ماخوذ از دنیا کے عظیم سائنسدان شائع کردہ اردو سائنس بورڈ)

بقیہ صفحہ 3

یعنی ہر شخص اپنی نمازوں میں اپنے لئے دعائیں کرتا ہے- مگر اسے حقیقی باغ اور بہار میں آپ ہی کے پھلوں اور پھولوں کے لئے دعائیں کرتا ہوں-

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ایک رات اس عاجز نے اس کثرت سے درود شریف پڑھا کہ دل و جان اس سے معطر ہو گیا- اسی رات خواب میں دیکھا کہ فرشتے آب زلال کی شکل پر نور کی مشکیں اس عاجز کے مکان میں لئے آئے ہیں- اور ایک نے ان میں سے کہا کہ یہ وہی برکات ہیں جو تو نے محمد کی طرف بھیجی تھیں صلی اللہ علیہ وسلم''-

(براہین احمدیہ صفحہ 502 ح ح)

بھیج درود اس محسن پر تو دن میں سو سو بار
پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کا سردار

ہرن

اپنے ٹھکانے میں دونوں پچھلے پیروں سے داخل ہوتا ہے اور اپنی آنکھوں کو باہر کی طرف رکھتا ہے، تاکہ اپنی ذات اور بچوں کے لئے کوئی خطرہ محسوس ہو تو اس سے باخبر ہو کر حفاظت کے لئے تیار ہو جائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

✿ مکرم ملک منصور احمد عمر صاحب استاد جامعہ احمدیہ ربوہ لکھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مہر فہیم احمد صاحب اور مکرمہ امۃ الرؤف عامرہ صاحبہ حال جرمنی کو دو بیٹوں کے بعد 13 نومبر 2002ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت "وجیہہ" نام عطا فرمایا ہے۔ بچی مکرم مہر نیاز احمد صاحب اعظم (جرمنی) کی پوتی اور خاکسار کی نواسی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو نیک' خادمہ دین اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

✿ مکرمہ خالدہ نصرت صاحبہ اہلیہ مکرم رانا منظور احمد صاحب دارالنصر شرقی ربوہ گردوں کے عارضہ میں مبتلا ہونے کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ اور لاہور میں زیر علاج ہیں۔

✿ مکرم رانا عبدالغفور صاحب نصیر آباد ربوہ سابق کارکن عملہ حفاظت ہڈیوں کی شدید تکلیف میں مبتلا ہونے کی وجہ سے شدید علیل ہیں۔ بعض دفعہ بے ہوشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

✿ مکرم منظور احمد طور صاحب دارالعلوم غربی اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی مکرم مشہود احمد طور صاحب مربی سلسلہ جو کہ خدمت دینیہ کیلئے میدان عمل میں ہیں آجکل شدید بیمار ہیں۔ احباب سے جملہ مریضان کی شفایابی کیلئے دردمندانہ دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

✿ مکرم شیخ اشار احمد صاحب ایڈووکیٹ' زعیم اعلیٰ بیت النور لکھتے ہیں کہ مکرمہ فوزیہ شکیلہ صاحبہ بنت مکرم محمد عبداللہ قریشی صاحب زوجہ مکرم محمد مبشر شاہ صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور مورخہ 4 نومبر 2002ء کو ڈاکٹرز ہاسپٹل لاہور میں بعمر 52 سال وفات پا گئیں۔ انتہائی نیک دعا گو غریب پرور خاتون تھیں۔ 15 سال کی عمر میں وصیت کرنے کی توفیق پائی۔ مورخہ 5 نومبر کو بیت النور میں نماز جنازہ مکرم طاہر محمود صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی۔ اسی دن ربوہ میں نماز جنازہ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم حافظ مظفر احمد صاحب نے دعا کروائی مرحومہ نے اپنے پیچھے تین بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے مرحومہ کے بلندی درجات اور لواحقین کیلئے صبر جمیل کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

نکاح

✿ مکرم محمد طاہر اقبال سیلونی صاحب دارالنصر غربی ربوہ لکھتے ہیں خاکسار کی چھوٹی بہن مکرمہ حافظہ صدیقہ رشن صاحبہ بنت مکرم محمد حنیف سیلونی صاحب مرحوم ربوہ کا نکاح مکرم طاہر احمد صاحب ولد مکرم شریف احمد صاحب آف کینیڈا کے ساتھ مورخہ 8 نومبر 2002ء کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے 6 ہزار کینیڈین ڈالرحق مہر پر پڑھا۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے خدا تعالیٰ اس رشتے کو دونوں خاندانوں کیلئے بابرکت فرمائے۔ اور اپنی رحمتوں اور فضلوں کا وارث بنائے۔

نکاح و تقریب

✿ مکرم میاں زاہد مسعود احمد عاجز صاحب (الکویت) دارالنصر غربی (ب) کا نکاح ہمراہ محترمہ نصرت پروین سیال صاحبہ بنت مکرم عبدالمجید سیال صاحب ناصر آباد جنوبی ربوہ بعوض مہر ایک لاکھ 25 ہزار روپے مکرم مولانا محمد ابراہیم بھامبڑی صاحب نے بیت المنعم دارالنصر غربی (ب) ربوہ میں مورخہ 30-اکتوبر بعد نماز عصر پڑھا۔ اگلے روز شادی کی تقریب منعقد ہوئی اور یکم نومبر کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے یہ رشتہ جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

سوموار 18 نومبر 2002ء

12.40 a.m عربی سروس
1-40 a.m مجلس سوال و جواب
2-45 a.m مشاعرہ
3-00 a.m واقفین نو کا پروگرام
3-45 a.m درس حدیث
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم' درس حدیث' عالمی خبریں
6-00 a.m درس القرآن
7-35 a.m حکایات شیریں
7-50 a.m گفتگو
8-05 a.m اردو کلاس
9-05 a.m چائنیز پروگرام
10-05 a.m تلاوت قرآن کریم' درس حدیث سیرت النبیؐ
11-05 a.m عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m چائنیز پروگرام
1-05 p.m گفتگو
2-20 p.m انڈونیشین سروس
3-40 p.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
4-00 p.m درس القرآن
5-30 p.m تلاوت قرآن کریم- درس حدیث- عالمی خبریں
6-15 p.m اردو کلاس
7-35 p.m بنگلہ سروس
8-30 p.m تلاوت قرآن کریم- درس حدیث- سیرت النبیؐ
9-30 p.m فرانسیسی سروس
10-30 p.m جرمن سروس
11-35 p.m لقاء مع العرب

منگل 19 نومبر 2002ء

12-45 a.m عربی سروس
1-35 a.m حکایات شیریں
1-45 a.m مجلس سوال و جواب
2-50 a.m درس القرآن
4-25 a.m سفر ہم نے کیا
5-00 a.m تلاوت قرآن کریم' درس حدیث' عالمی خبریں
6-00 a.m درس القرآن
7-30 a.m چلڈرنز کلاس
8-00 a.m علمی خطابات
9-05 a.m معلوماتی پروگرام
10-00 a.m تلاوت قرآن کریم' درس حدیث
10-30 a.m گفتگو
11-05 a.m عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m کھیلیں
1-25 p.m تقریر
2-35 p.m انڈونیشین سروس
3-30 p.m سفر ہم نے کیا
4-00 p.m درس القرآن
5-35 p.m تلاوت قرآن کریم' درس حدیث' عالمی خبریں
6-30 p.m مجلس سوال و جواب
7-30 p.m بنگلہ سروس
8-30 p.m تلاوت قرآن کریم' درس حدیث
9-35 p.m فرانسیسی سروس
10-35 p.m جرمن سروس
11-35 p.m لقاء مع العرب

بدھ 20 نومبر 2002ء

12-40 a.m تقریر
1-40 a.m عربی سروس
2-35 a.m چلڈرنز کلاس
2-55 a.m درس القرآن
3-50 a.m خطبہ جمعہ
5-05 a.m تلاوت قرآن کریم' درس حدیث' عالمی خبریں
6-00 a.m درس القرآن

باقی صفحہ 8 پر

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعہ	15-نومبر	زوال آفتاب	11-53
جمعہ	15-نومبر	غروب آفتاب	5-12
ہفتہ	16-نومبر	طلوع فجر	5-12
ہفتہ	16-نومبر	طلوع آفتاب	6-35

پاکستان کیلئے پانچ لاکھ ڈالر کی فنی امداد کی

منظوری ایشیائی ترقیاتی بنک نے پاکستان کیلئے پانچ لاکھ ڈالر کی فنی امداد کی منظوری دی ہے- جس سے بچوں کی ترقی کے منصوبوں میں حکومت کو مدد ملے گی-

قومی اسمبلی کا اجلاس کل ہوگا صدر جنرل مشرف نے قومی اسمبلی کا پہلا اجلاس کل مورخہ 16 نومبر کو صبح گیارہ بجے طلب کرلیا ہے- یادر ہے کہ قبل ازیں صدر نے قومی اسمبلی کا اجلاس 8 نومبر کو طلب کیا تھا- مگر سیاسی جماعتوں کے درمیان اتفاق رائے نہ ہونے کے باعث اور حکومت سازی میں مذاکرات کیلئے مزید وقت درکار تھا اس لئے ان جماعتوں کی درخواست پر یہ اجلاس ملتوی کر دیا گیا تھا- کل ہونے والے پہلے اجلاس کی صدارت سابق سپیکر الٰہی بخش سومرو کریں گے-

صدر صدام نے قرارداد تسلیم کرلی عراق کے صدر صدام حسین نے تباہی پھیلانے والے ہتھیارون کے بارے میں سلامتی کونسل کی قرارداد تسلیم کرلی ہے-

جنرل مشرف باوردی صدر رہیں گے وفاقی وزیر اطلاعات نثار میمن نے کہا ہے کہ مشرف باوردی صدر رہیں گے- یونیفارم اور جمہوریت ساتھ ساتھ چل سکتی ہے- انہوں نے کہا پاکستان اپنے فیصلے خود کرتا ہے انتقال اقتدار کیلئے امریکہ سے ڈکٹیشن نہیں لے رہے- ان خیالات کا اظہار انہوں نے اخبارات کے ایڈیٹروں' کالم نگاروں اور صحافیوں کے اعزاز میں دیئے گئے افطار ڈنر کے موقع پر کیا- انہوں نے کہا عوام فیصلہ دے چکے ہیں- دوبارہ الیکشن کرانے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی سپریم کورٹ سے مینڈیٹ لینے کی ضرورت ہے-

اسامہ بن لادن زندہ ہیں امریکہ نے کہا ہے کہ الجزیرہ ٹی وی پر اسامہ کی سنائی جانے والی آڈیو ٹیپ سے اس بات کے ٹھوس شواہد ملے ہیں کہ اسامہ بن لادن زندہ ہیں-

تیل بند کرنے کی دھمکی امریکہ نے شمالی کوریا کو جوہری پروگرام بند کرنے کی دھمکی دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر کوریا نے نیوکلیئر پروگرام بند نہ کیا تو وہ اس کے تیل کا جہاز جو اس وقت سینگا گون کے رستے میں ہے روک دے گا- شمالی کوریا نے جنوبی کوریا پر سنگین الزام عائد کیا ہے کہ اس کی فوجیں سرحد کے قریب فوجی اشتعال انگیزی کررہی ہے-

امریکی پابندیوں کے خلاف قرارداد اقوام متحدہ میں کیوبا پر امریکی پابندیوں کے خلاف قرارداد بھاری اکثریت سے منظور کرلی گئی قرارداد میں رکن ممالک سے کہا گیا ہے کہ وہ پابندیوں پر عمل درآمد نہ کریں-

چینی صدر کیمونسٹ پارٹی سے ریٹائر چینی کیمونسٹ پارٹی کی اعلیٰ سطحی کمیٹی کے ابتدائی نتائج کے مطابق صدر جیانگ زیمن سمیت 6 ممتاز عہدیداروں کی ریٹائرمنٹ کی تصدیق ہوگئی ہے-

کیمیاوی ہتھیاروں کی تیاری برطانیہ نے بھارت کی ایک فرم پر عراق کو کیمیاوی ہتھیاروں اور میزائل پروگرام کی تیاری کیلئے مدد فراہم کرنے کا الزام عائد کیا ہے یہ انکشاف برطانیہ کے وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے عراق کے بارے میں ایک رپورٹ میں کیا-

مقبوضہ کشمیر میں 8 افراد جاں بحق مقبوضہ کشمیر میں جعلی مقابلوں اور جھڑپوں میں 8 کشمیری جاں بحق ہو گئے- بھارتی فوج نے کنٹرول لائن کے قریب کپواڑہ کے قریب 3 کشمیریوں کو گولی ماری-

بقیہ صفحہ 7

7-30 a.m اطفال پروگرام
7-55 a.m ہماری کائنات
9-05 a.m سفر ہم نے کیا
9-35 a.m اردو کلاس
10-00 a.m تلاوت قرآن کریم
10-05 a.m درس حدیث
11-05 a.m عالمی خبریں
11-30 a.m لقاء مع العرب
12-30 p.m سواحیلی سروس
1-35 p.m مجلس سوال وجواب
2-30 p.m انڈونیشین سروس
3-30 p.m سفر ہم نے کیا
4-00 p.m درس القرآن
5-30 p.m تلاوت قرآن کریم' عالمی خبریں
6-20 p.m اردو کلاس
7-35 p.m بنگلہ سروس
8-30 p.m تلاوت قرآن کریم' سیرت النبیؐ
9-35 p.m فرانسیسی سروس
10-30 p.m جرمن سروس
11-35 p.m لقاء مع العرب

جمعرات 21 نومبر 2002ء

12-35 a.m عربی سروس
1-35 a.m خطبہ جمعہ
2-40 a.m درس القرآن
3-05 a.m ہماری کائنات
3-30 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
5-00 a.m تلاوت قرآن کریم' درس حدیث' عالمی خبریں
6-05 a.m درس القرآن
7-20 a.m اطفال کا پروگرام
8-05 a.m کینیڈین پروگرام
9-05 a.m المائدہ
9-35 a.m تلاوت قرآن کریم' درس حدیث
10-25 a.m سفر بذریعہ ایم ٹی اے
10-35 a.m تقریر
11-05 a.m عالمی خبریں
11-35 p.m لقاء مع العرب
12-30 p.m سندھی پروگرام
1-35 p.m مجلس سوال وجواب
2-35 p.m انڈونیشین سروس
3-30 p.m سفر ہم نے کیا
4-00 p.m درس القرآن
5-35 p.m تلاوت قرآن کریم' درس حدیث' عالمی خبریں
6-35 p.m مجلس سوال وجواب
7-35 p.m بنگلہ سروس
8-30 p.m تلاوت قرآن کریم' درس حدیث
9-35 p.m فرانسیسی سروس
10-35 p.m جرمن سروس
11-30 p.m لقاء مع العرب

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 61